

خطبہ (۵)

اپنے اصحاب سے فرمایا

میرے بعد جلد ہی تم پر ایک ایسا شخص مل مسلط ہو گا جس کا حلق
کشادہ اور پیٹ بڑا ہو گا، جو پائے گا اسے نگل جائے گا اور جو نہ پائے گا
اس کی اسے ڈھونڈ لگی رہے گی۔ (بہتر تو یہ ہے کہ) تم اسے قتل کر دالا،
لیکن یہ معلوم ہے کہ تم اسے ہرگز قتل نہ کرو گے۔ وہ تمہیں حکم دے گا کہ
مجھے برا کہو اور مجھ سے بیزاری کا اظہار کرو۔ جہاں تک برا کہنے کا تعلق
ہے، مجھے برا کہہ لینا۔ اس لئے کہ یہ میرے لئے پاکیزگی کا سبب اور
تمہارے لئے (شمنوں سے) نجات پانے کا باعث ہے۔ لیکن (دل
سے) بیزاری اختیار نہ کرنا اس لئے کہ میں (دین) فطرت پر پیدا ہوا
ہوں اور ایمان و بھرت میں سابق ہوں۔

--☆☆--

لأَصْحَابِهِ

أَمَا إِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْنِ
رَجُلٌ رَّحْبٌ الْبَلْعُومُ، مُنْدَحِّنُ
الْبَطْنِ، يَأْكُلُ مَا يَجِدُ، وَ يَطْلُبُ مَا
لَا يَجِدُ، فَاقْتُلُوهُ، وَ لَنْ تَقْتُلُوهُ
آلاً وَ إِنَّهُ سَيَأْمُرُكُمْ بِسَيِّئِهِ وَ الْبَرَّ أَكَّاهُ
مِنْيِ، فَإِنَّمَا السَّبُّ فَسُبُّوْنِي، فَإِنَّهُ لِي زَكَّاهُ،
وَ لَكُمْ نَجَّاهُ، وَ أَمَّا الْبَرَّ أَكَّاهُ فَلَا تَتَبَرَّأُوا
مِنْيِ، فَإِنِّي وُلِّدْتُ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَ سَبَقْتُ إِلَيْ
الْإِيمَانَ وَ الْهِجْرَةَ.

-----☆☆-----

مط اس خطبہ میں جس شخص کی طرف امیر المؤمنین علیہ السلام نے اشارہ کیا ہے، اس سے بعض نے زیادا بن ابیہ، بعض نے حاجج ابن یوسف اور بعض نے
مغیرہ ابن شعبہ کو مراد لیا ہے، لیکن اکثر شارحین نے اس سے معاویہ مراد لیا ہے اور یہی صحیح ہے، کیونکہ جو اوصاف حضرت نے بیان فرمائے ہیں،
وہ اسی پر پورے طور سے صادق آتے ہیں۔ چنانچہ ابن ابی الحدید نے معاویہ کی زیادہ خوری کے متعلق لکھا ہے کہ:

پیغمبر ﷺ نے ایک دفعہ سے بلا بھیجا تو معلوم ہوا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ پھر دوبارہ سہ بارہ آدمی بھیجا تو یہی خبر لالیا، جس پر
آنحضرت ﷺ نے فرمایا: «أَلَّهُمَّ لَا تَشْبِعْ بَطْنَهُ» (غایا!) اس کے پیٹ کو بھی نہ بھرنا۔ اس بدعا کا اثر یہ ہوا کہ
جب کھاتے کھاتے اکتا جاتا تھا تو کہنے لگتا تھا: «إِذْ فَعَوْا، فَوَاللَّهِ! مَا شَبِعْتُ وَ لَكِنْ مَلَكْتُ وَ تَعْبَتُ»:
دستِ خوان بڑھا، خدا کی قسم! میں کھاتے کھاتے عاجز آگیا ہوں، مگر پیٹ ہے کہ بھرنے ہی میں نہیں آتا۔

یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام پر سب و شتم کرنا اور اپنے عاملوں کو اس کا حکم دینا تاریخی مسلمات میں سے ہے کہ جس سے انکار کی کوئی گنجائش
نہیں اور منبر پر ایسے الفاظ کہے جاتے تھے کہ جن کی زد میں اللہ رسول ہیجی آجاتے تھے۔ چنانچہ امام المؤمنین امام سلمہ نے معاویہ کو لکھا:

إِنَّكُمْ تَلْهُنُونَ رَبُّ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ عَلَى مَنَاءِرِكُمْ، وَ ذَلِكَ أَنَّكُمْ تَلْهُنُونَ عَلَى بَنَ آبِي طَالِبٍ
وَ مَنْ أَحَبَّهُ، وَ أَنَا أَشَهُدُ أَنَّ اللَّهَ أَحَبُّهُ وَ رَسُولُهُ.

تم اپنے منبروں پر اللہ اور اس کے رسول پر لعنت کرتے ہو۔ وہ یوں کہم علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور انہیں دوست رکھنے والوں پر لعنت کرتے ہو، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ علیؑ کو اللہ بھی دوست رکھتا تھا اور اس کا رسول بھی۔

(عبد الغفران، ج ۳، ص ۱۳۱)

خداعمر ابن عبد العزیز کا بھلا کرے کہ جس نے اسے بند کر دیا اور خطبوں میں سب و شتم کی جگہ اس آیت کو روایج دیا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾^④

اللہ تمہیں انصاف اور حسن سلوک اور صاحبان قرابت کو دینے کا حکم دیتا ہے اور لغو با توں، برائیوں اور ستم کاریوں سے روکتا ہے۔ اللہ اس سے تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم سوچ بچارے کام لینے لگو۔
حضرتؐ نے اس کلام میں اس کے قتل کا حکم اس بنا پر دیا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد ہے:

إِذَا رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ عَلَى مِنْبَرِهِ فَاقْتُلُوهُ.

جب معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دو۔ (فردوسِ علمی)

